تحریر: شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

[یہ تحقیقی مقالہ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے شاگرد قاری اسامہ بن عبدالسلام حفظہ اللہ نے توحید ڈاٹ کام کو ارسال کیا ہے]

✿ ایک مجلس کی تین طلاق احادیث کی روشنی میں

دلیل نمبر ۱

سیدنا محمود بن لبیدؓ فرماتے ہیں رسولﷺ کو اطلاع ملی کہ ایک شخص نے بیک وقت اکھٹی تین طلاقیں دے دیں تو آپ غصہ سے کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگےمیری موجودگی میں اللہ تعالی کی کتاب سے کھیلا جارہا ہے۔

(نسائی ۳٤۳۰، الکبری النسائی۵٥٥٩٤)

اس روایت سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ بیک وقت دی جانے والی تین طلاقیں تین ہی شمار کی جائیں گی نبی کریم ﷺ کا غصہ کرنا اس بات پر دلیل ہے اگر بالفرض تین کو ایک ہی شمار کیا جاتا تو نبی کریم ﷺ غصہ کا اظہار نہ فرماتے بلکہ آپ اس شخص کو رجوع کا حکم فرماتے جیسا کہ سیدنا عبداللہ ابن عمر کو فرمایا تھا کہ تم رجوع کر لو۔

(موطا امام مالک روایۃ یحی ۳۵۱۲، روایۃ ابن القاسم ۲۳۳، بخاری۵۲۵۱، مسلم۱٤۷۱، ابو داؤد ۲۱۷۹، ابن ماجہ ۲۰۲۲، ترمذی ۱۱۷٦، نسائی ۳٤۲۸، وغیرہ۔)

بعض لوگوں کا اس روایت کے بارے میں یہ فرمانا کہ اس میں یہ کہاں ہے کہ طلاق پڑ گئی تو ان سے عرض ہے کہ نبی کریم ﷺ کا اظہار غصہ کیا معنی رکھتا ہے؟؟؟

دلیل نمبر ۲

سیدنا رکانہؓ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی اور آکر نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ اللہ کی قسم میں نے صرف ایک ہی کا ارادہ کیا تھا تو رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم نے صرف ایک کا ہی ارادہ کیا تھا؟؟؟ تو سیدنا رکانہؓ نے کہا اللہ کی قسم میں نے ایک ہی کا ارادہ کیا تھا تو رسول ﷺ نے انکی بیوی ان کی طرف لوٹا دی۔

(ابوداؤد ۲۲۰٦، دار القطنی ۳۹۳۳، مستدرک جلد ۲، ۱۹۹، وغیرہ)

اس روایت میں غور طلب بات یہ ہےجو نبی کریم ﷺ نے سیدنا رکانہؓ سے کہی [تم نے صرف ایک کا ہی ارادہ کیا تھا] اگر بالفرض نبی کریم ﷺ بیک وقت اکھٹی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کرتے تو آپ ﷺ سیدنا رکانہؓ سے کیوں سوال کرتے کہ تم نے ایک کا ہی ارادہ کیا تھا؟

دوسری بات یہ کہ سیدنا رکانہؓ بھی یہ بات اچھی طرح جانتے تھے ایک مجلس کی تین طلاق تین ہی شمار ہوتی ہیں لیکن انہوں نے یہ جلد بازی میں کیا (غیر ارادی طور پہ)تو ان کو اس بات میں شک گزرا کہ (غیر ارادی طور پر دی گئی اکھٹی تین طلاقیں تین شمار ہوں گی یا نہیں تو اپنی اس بات کا فیصلہ کروانے وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تھے نہ کہ عام حالت میں دی جانے والی اکھٹی تین طلاق کے بارے میں۔

تو الحمد اللہ یہ حدیث مندرجہ بالاحدیث کی تفسیر کر رہی ہے جس میں نبی کریم ﷺ اکھٹی تین طلاق دینے والے شخص پر ناراض ہوئے تھے اگر بالفرض سیدنا رکانہؓ اپنی صفائی پیش نہ کرتے کہ (میرا ارادہ ایک ہی کا تھا) تو یہاں بھی نبی کریم ﷺ ناراضگی کا اظہار فرماتے اور ان کی بیوی کو ان پر حرام قرار دے دیتے۔

ان دونوں احادیث سےیہ بات اچھی طرح سمجھ میں آتی ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق تین ہی ہوں گی اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ (تین طلاق کے واقع ہونے کا ذکر نہیں ملتا)تو میرے خیال میں ان لوگوں نے یہ ہنر فرقہ باطلہ سے اخذ کیا ہے جن کے سامنے جب دلیل پیش کی جاتی ہے (قل إنما أنا بشر مثلكم، الكهف ١١٠) کہہ دیجیے کہ میں تمھاری طرح کا ہی ایک بشر ہوں،،،،،، تو اس کے جواب میں یہ کہا جاتا ہے قرآن کی اس آیت میں یہ کہاں لکھا ہے کہ میں نور نہیں ہوں۔

دلیل نمبر ۳

لعان کے بعد سیدنا عویمرؓ نے نبی کریم ﷺ کے حکم سے پہلے اسے (اپنی بیوی)کو تین طلاقیں دے دیں۔

(موطا امام مالک روایۃ یحی ١٢٣٢، روایۃ ابن قاسم ٦، بخاری ٩٥٢٥، مسلم ٩٢٤١، ابوداؤد ٨٤٢٢، ابن ماجہ ٢٠٦٦، مسند احمد ٢٢٢٣٩، نسائی ٣٤٣١، ابن حبان ٤٢٨٥، وغیرہ۔

اگر تین طلاقیں نہ پڑتیں تو آپ ﷺ سیدنا عویمرؓ کی ضرور نکیر کرتے۔ اور اگر لعان کے بعد طلاق دینا ضروری نہ ہوتا تو سیدنا عویمرؓ اس عمل سے گریز کرتے اور حدیث سے یہ بات بھی ظاہر ہو رہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تین کو تین ہی شمار کیا جاتا تھا تب ہی تو سیدنا عویمرؓ نے نبی کریمﷺ سے پوچھنا ضروری نہ سمجھا اور بیک وقت اکھٹی تین طلاق دے ڈالی۔

علامہ نووی اس کی شرح میں لکھتے ہیں اس حدیث سے (اصحاب شوافع) نے یہ استدلال کیا ہے ایک ہی لفظ میں جمع کر کے تین طلاقیں دے دینا حرام نہیں ہے اگر تین طلاقیں دفعۃ دے دینا حرام ہوتا تو آپ ﷺ ضرور اسکی نکیر فرماتے اور یہ فرما دیتے کہ اکھٹی تین طلاقیں دینا حرام ہے تو تو کیوں تین طلاقیں دے رہا ہے؟؟؟ (شرح صحیح مسلم جلد ١، ٤٨٩)

اس حدیث سے یہ بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ لعان کے بعد خاوند بیوی میں خود بخود تفریق نہیں ہوتی بلکہ طلاق کے بعد جدائی ہوتی ہے امام بخاری نے اس حدیث پر کچھ اس طرح باب باندھا ہے ("باب اللعان ومن طلق بعد اللعان"(لعان کا باب اور جو شخص لعان کے بعد طلاق دے۔) (کتاب الطلاق باب ٢٩ قبل الحدیث ٣٠٨٥)

دلیل نمبر ۴

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں پھر اس نے دوسرے مرد سے نکاح کیا دوسرے خاوند نے (ہم بستری سے پہلے) اسکو طلاق دے دی۔ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ عورت پہلے مرد کے لیئے حلال ہو گئی تو آپ ﷺنے فرمایا نہیں جب تک دوسرا مرد اس سے صحبت نہ کر لے۔

(بخاری ٢٦١٥، مسلم ١٤٣٣، ترمذی ١١١٨، نسائی ٣٤٣٨، ٣٤٣٧، ابن ماجہ ١٩٣٢، سنن الکبری للبیہقی جلد٧، ٣٣٤ وغیرہ۔)

اس حدیث کے بارے میں یہ کہنا کہ اس میں ایک مجلس کی تین طلاق کا ذکر نہیں حالانکہ امام بخاری نے اس حدیث پہ کچھ اس طرح باب باندھا ہے (" من جواز الطلاق الثالث ") اور محدثین نے جو ابواب قائم کیئے ہیں احادیث بھی ان ابواب کے تحت ہی لے کر آئے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ جملہ ظاہر اسی کو چاہتا ہے تین طلاقیں اکھٹی اور دفعتہ دی گئی تھیں (فتح الباری جلد ۹ ، ۵۲۹)

علامہ قسطلانی، عینی حنفی نے بھی اسی طرح کہا ہے دیکھیں (عمدہ القاری ۹، ۳۷۵، ارشاد الساری ۸، ۷۵۱).

دلیل نمبر ۵

سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمایا تمھاری تین طلاقیں تین ہی تصور کی جائیں گی اور وہ تجھ پر حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے.

(سنن الکبر ی للبہقی ۷، ۳۳٤)

دلیل نمبر ۶

سیدنا انسؓ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا عمر فاروقؓ کے پاس کوئی ایسا شخص لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہوتیں تو آپ اسکو سزا دیتے اور دونوں میں تفریق کرا دیتے.

(مصنف ابن ابی شیبہ ۵،۱۷۷۸٤)

دلیل نمبر ۷

ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں تو سیدنا عمر فاروقؓ نے اسکی درہ سے مرمت کی اور فرمایا تجھے تو تین طلاقیں کافی تھیں.

(سنن الکبر ی للبہقی ۷، ۳۳٤، مصنف ابن ابي شيبہ ۱۷۷۹۵، سعید بن منصور ۱۰۷۳)

سوچنے کی بات ہے کیایہ شخص (ایک ہزار) طلاق وقفہ سے دیتا رہا؟؟؟ ہر گز نہیں بلکہ اس نے ایک ساتھ اکھٹی ہزار طلاق دے دی تب سیدنا عمرؓ نے اس کی درہ سے پٹائی کی اور سیدنا عمرؓ کا یہ فرمانا کہ تجھے (تین کافی تھیں مطلب یہ کہ اگر صرف تین ہی اکھٹی دے دی جاتیں تو بیوی تجھ پہ حرام ہو جاتی ہزار دینے کی کیا ضرورت تھی.

تو قارئین کرام اب یہاں رک کر سنن نسائی کی اس حدیث کو بھی یاد کریں جس میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو بیک وقت اکھٹی تین طلاقیں دے دی تھیں اور نبی کریم ﷺ نے غصہ فرمایا تھا اور اس حدیث کے بارے میں یہ اعتراض کرنا کہ نبی کریم ﷺ نے کب کہا کہ طلاق پڑ گئی؟؟؟ تو عرض ہے کہ سیدنا عمرؓ کا یہ فرمانا (تجھے تین کافی تھیں)کیا اس بات کی طرف اشارہ نہیں کہ اگر تم اکھٹی تین ہی دے دیتے تو تب بھی طلاق واقع ہو جاتی اور ہزار طلاق دینے پر سیدنا عمرؓ کا اس شخص کو مارنا پیٹنا اور بعد میں یہ فرمانا کہ تجھے تین ہی کافی تھیں یہ زبردست دلیل ہے کہ اکھٹی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی تو عرض کرنے کا مطلب ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ناراض ہونے کا مقصد ہی یہی تھا کہ طلاق واقع ہو گئی اور سیدنا عمرؓ کا اس شخص کو مارنا بھی اس وجہ سے تھا کہ طلاق واقع ہو گئی.

لیکن پھر بھی یہی شور برپا ہے کہ ہم ان احادیث اور اقوال سے استدال کر رہے ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ استدلال میں غلطی لگ سکتی ہے لیکن ہم یہ دعوی کرتے ہیں (اگر یہ ہمارا استدلال ہے بقول آپ کے) تو ہم اپنے استدلال کے صحیح ہونے پر بھی دلیل پیش کرتے ہیں.

دلیل نمبر ۸

ایک شخص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیااور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو (ایک ہزار)طلاق دے دی ہے تو آپ نے فرمایا تین طلاق سے وہ تجھ پر حرام ہو گئی

(سنن الکبری ۷، ۵۳۳)

الحمداللہ ہمارا استدلال صحیح ثابت ہوا کیونکہ یہاں بات واضح ہوگئی سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (تین طلاق سے وہ تجھ پہ حرام ہو گئی) یعنی ہزار طلاق جو (اکھٹی دی گئیں تھیں) ان ہزار میں سے تین طلاق سے وہ تجھ پر حرام ہو گئی۔

دلیل نمبر ۹

امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جوشخص اپنی بیوی کو ہمبستری سے پہلے تین طلاق دے دے تو وہعورت اس کے لیئے حلال نہیں رہتی ------

(سنن الکبری، ۷، ۳۳٤)

دلیل نمبر ۱۰

سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا اگر تو نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں تو وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی جب تک وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے اور تو نے اپنی بیوی کو طلاق دینے میں اللہ تعالی کی نافرمانی بھی کی ہے۔

(بخاری،٦٢٦١،۳۳۲۵، مسلم ٦۵۳٦،۳۵۳٦، ابوداؤد، ۲۱۸۰، نسائی، ۹۵۵۳، دار القطنی،۳۹۲۱، سنن الکبری للبہیقی، ۷، ۲۳۱)وغیرہ۔

سیدنا عبداللہ ابن عمررضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ (تو نے اپنی بیوی کو طلاق دینے میں اللہ تعالی کی نافرمانی بھی کی) اس بات کی دلیل ہے کہ بیک وقت میں تین طلاق دی گئی تھی کیونکہ طلاق دینا تو اللہ تعالی کی نافرفانی تو نہیں البتہ اکھٹی تین طلاق دینا خلاف شرع ہے مگر عبداللہ ابن عمر نے ساتھ یہ وضاحت بھی کر دی کہ (اکھٹی تین طلاق سے بیوی حرام ہو جاتی ہے)

دلیل نمبر ۱۱

سیدنا عبداللہ ابن عباس سے ایک شخص نے یہ کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو (سو طلاقیں) دی ہیں تو آپ نے فرمایا تیری طرف سے تین طلاقیں ہو گئیں۔

(مشکوۃ، ۳۲۹۳، موطا امام مالک، ۵۱۱۹، مصنف عبدالرزاق، ۳۵۱۱۳، ابن ابی شیبہ، ۱۷۷۹۷، سنن الکبری، ۱٤۹٤۵ وغیرہ)

دلیل نمبر ۱۲

امام مجاہد فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس تھا کہ ایک شخص آکر کہنے لگا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے ڈالی ہیں آپؓ خاموش ہوگئے میں سمجھا رجوع کا فتوی دیں گے پھر فرمانے لگے پہلے حماقت کر بیٹھے ہو پھر اے ابن عباس اے ابن عباس کہتے ہوئے میرے پاس آتے ہو۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیئے راستہ پیدا کر دیتا ہے (الطلاق،۲) چونکہ تو اللہ تعالی سے نہیں ڈرا لہذا میں تیرے لیئےکچھ نہیں کرسکتا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اس لیئے تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی ہے۔

(ابوداؤد ۲۱۹۷، سنن دار القطنی ۳۸۸۲،واخرجه سنن الکبری)

دلیل نمبر ۱۳

امام سعید بن جبیر اور امام مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک شخص عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس آیا میں نے اپنی بیوی کو ستاروں جتنی طلاقیں دی ہیں تو آپؓ نے فرمایا تم نے سنت کی مخالفت بھی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی ہے۔

(دارالقطنی، ۳۹۰۲)

دلیل نمبر ۱۴

سیدنا ابوہریرہؓ اور سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس ایک شخص غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق دینے کے بعد مسلۂ پوچھنے آیا تو آپ دونوں صحابہ نے فرمایا کہ وہ تجھ پر حرام ہو گئی جب تک وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے۔

(موطا امام مالک ۵۱۲۳، ابوداؤد ۲۱۹۸، مسند شافعی ٤٣٦، بہقی ١٤٩٦٥)

دلیل نمبر ۱۵

ایک شخص اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق دے کر سیدنا عبداللہ ابن زبیرؓ کے پاس مسلۂ پوچھنے آیا تو آپ نے فرمایا سیدنا ابوہریرہؓ اور سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ سے یہ مسلۂ پوچھو۔ وہ آیا اور پوچھا تو عبداللہ ابن عباسؓ فرمانے لگے کہ اے ابو ہریرہؓ فتوی دیجیے مگر سوچ سمجھ کر بتانا کیونکہ مسلۂ پیچیدہ ہے تو سیدنا ابو ہریرہؓ نے فرمایا ایک طلاق سے وہ تم سے علیحدہ ہو گئی اور تین طلاق سے وہ تم پر حرام ہو گئی سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ نے بھی ایسے ہی فرمایا۔

(موطا امام مالک ۱۲۳۷، سنن الکبر ی للبہیقی ۷، ۵۳۳)

دلیل نمبر ۱۶

سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں تو سیدنا عبداللہ ابن عباس نے فرمایا تمھارے چچا نےاللہ تعالی کی نافرمانی کی ہے۔

(طحاوی ۲، ۲۹، سنن الکبری ۷، ۳۳۷)

دلیل نمبر ۱۷

امام سعید بن جبیر (ثقہ تابعی) سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق دی تو آپؓ نے فرمایا تجھے تین کافی تھیں وہ تجھ سے جدا ہو گئی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳/۵،۱۷۸۰۷، دارالقطنی ۳۸۷۹)

دلیل نمبر ۱۸

امام عمرو بن دینار (ثقہ تابعی) سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو (ستاروں کی تعداد کےبرابر) طلاقیں دیں تو انہوں نے فرمایا اس کے لیئے تین طلاق کافی تھیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۷۸۰۷، بہقی ۷، ۳۳۷)

دلیل نمبر ۱۹

امام عنترہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا اے ابن عباسؓ اس نے اپنی بیوی کو (سو ۱۰۰) طلاقیں دی ہیں اور ساتھ یہ بھی کہا کہ ایک ہی دفعہ سب کہہ دی ہیں تو میری بیوی تین طلاق سے جدا ہو جائے گی یا ایک ہے؟ تو آپ نے فرمایا تین کے ساتھ جدا ہو گئی اور تجھ پر ننانوے کا گناہ ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۷۷۹۷)

ہم اپنے احباب سے گزارش کرتے ہیں کہ (اللہ کے لیئے(عبداللہ ابن عباسؓ کے ان اقوال پر غور و فکر کریں یہ وہی عبداللہ ابن عباسؓ ہیں جن کا (صرف ایک قول(لے کر امت کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق ایک ہی شمار ہو گی۔ (ہم ان کے اس قول کو بھی اسلاف کی عدالت میں رکھیں گے) إنشأاللہ۔

مگر پہلے ان کے مندرجہ بالا اقوال پر روشنی ڈالتے ہیں۔ عبداللہ ابن عباسؓ کے ان اقوال سے بات واضح ہو رہی ہے کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاق تین ہی شمار ہوں گی جیسا کہ خود انہوں نے فرمایا (تیری طرف سےتین طلاقیں ہو گئیں۔(دیکھیں دلیل نمبر ١١......تجھے تین کافی تھیں وہ تجھ سے جدا ہو گئی۔) نیز دیکھیں دلیل نمبر ١٧......ایک آدمی نے ستاروں کی تعداد کے برابر طلاقیں دیں تو آپ نے فرمایا اس کے لیئے تین طلاقیں کافی تھیں۔ دیکھیں دلیل نمبر ١٨۔

ایک دوسرا شبہہ جو عوام الناس کے ذہنوں میں ڈالا جاتا ہے کہ جس کام کو کرنے سے شریعت نے روکا ہے اسکے کرنے سے وہکیسے ہو جاتا ہے یعنی بیک وقت اکھٹی تین طلاق دینےسے شریعت نے منع کیا ہے لہذا اگر کوئی شخص ایسا کر گزرے تو طلاق ایک ہی واقع ہو گی۔

ہم یہ کہتے ہیں اگر آپ کی اس (عقلی دلیل)کو مان لیا جائے تو شریعت مطہرہ میں ایسے بہت سے عمل ہیں جن کو کرنے سے روک دیا گیا جس طرح ایک مسلمان کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے اب اگر کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو قتل کر ڈالے تو کیا یہ کہا جائے گا کہ اس پر کوئی حد مقرر نہیں کیوں کہ شریعت نے قتل کرنے سے منع کیا ہے لہذا اس نے کچھ بھی نہیں کیا؟؟؟ ہر گز نہیں بلکہ اسے قتل کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔(اور قاتل کی یہی سزا مقرر ہوئی ہے)۔

اسی طرح شراب پینے سے شریعت نے روکا ہے تو کیا شرابی کو یہ کہہ کر چھوڑ دیا جائے کہ اگر اس نے پی بھی لی تو اس پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ شریعت شراب پینے سے روکتی ہے؟؟؟ ہر گز نہیں بلکہ اس پر حد مقرر کی جائے گی اور اس کو کوڑے لگائے جائیں گے (اور شرابی کے لیئے کوڑوں کی سزا مقرر ہوئی)

بالکل یہی حال ایک مجلس میں تین طلاق دینے والوں کا ہے جس طرح قتل کرنے سے شریعت نے روکا ہے مگر قاتل کو اسکے بدلے میں قتل کیا جائے گا اور شراب پینے سے شریعت نے منع کیا ہے مگر شرابی کو بطور سزا کوڑے مارے جائیں گے تو اسی طرح ایک مجلس میں تین طلاق دینے سے شریعت نے روکا ہے مگر کوئی یہ حماقت کر ڈالے تو اسکی سزا یہی ہو گی کہ اسکی بیوی اس پہ حرام ہو جاتی ہے (اور یہی اس جرم کی سزا مقرر ہوئی) اور پھر عجیب عقل ہے ان عقلی دلائل والوں کی کہ شریعت نے بیک وقت تین طلاق دینے سے روکا ہے لہذا جس کام سے روکا جائے تو وہ کیسے ہو جاتا ہے؟؟؟ تو شریعت کی ممانعت کی وجہ سے تین طلاق کو تین شمار نہیں کی جائے گا تو پھر تین کو ایک کیسے تسلیم کر لیا جائے؟؟؟ کیا شریعت نے ایک طرف ایک عمل سے روکا بھی اور دوسری طرف اسی عمل میں سے کچھ حصہ قبول بھی کر لیا؟؟؟

لیکن دین جب عقل سے بنایا جاتا ہے تو یہی حال ہوتا ہے۔!!!

اور اگر غور کیا جائے تو عبداللہ ابن عباسؓ کے ان اقوال سے بھی یہ وضاحت ہو رہی ہے کہ اکھٹی تین طلاق دینا (ہے تو خلاف شرع مگر طلاق واقع ہوجاتی ہے)جیسا کہ انہوں نے فرمایا (تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اس لیئے تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی دیکھیں دلیل نمبر ۱۲)، (تو نے سنت کی مخالفت بھی کی اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔ دیکھیں دلیل نمبر ۱۳)، (تمھارے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی ہے۔ دیکھیں دلیل نمبر ۱٦)، (تین کے ساتھ تجھ پر حرام ہو گئی اور ننانوے کا تجھ پر گناہ ہے۔ دیکھیں دلیل نمبر ۱۹)

دلیل نمبر ۲۰

سیدنا عبداللہ ابن مسعودؓ سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو (دو سو ۲۰۰) طلاقیں دی ہیں تو آپ نے فرمایا وہ تجھ سے جدا ہو گئی ہے۔

(مصنف عبدالرزاق ۱۱۳٤۲، موطا امام مالک ۱۱۹٦، مصنف ابن ابی شیبہ ۵۱۷۸۰، سنن الکبری للبھقی ۱٤۹٦۲)

دلیل نمبر ۲۱

ایک شخص نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق دیں تو سیدنا عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ وہ تجھ پر حرام ہو گئی ہے۔

(سنن سعید بن منصور ۱، ۱۰۷٦، بہقی ۷، ۵۳۳)

دلیل نمبر ۲۲

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں نے گزشتہ رات اپنی بیوی کو (سو طلاقیں ۱۰۰)دے دیں تو آپ نے کہا کیا تو نے ایک ہی دفعہ کہہ دی تھیں؟ اس نے کہا ہاں تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا جیسا تو نے کیا ویسا ہی ہو گیا۔۔۔۔

(بہقی ۷، ۵۳۳)

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کے ان اقوال سے بھی یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ یہ صحابی رسول ﷺ بھی ایک مجلس کی تین طلاق کو تین ہی تسلیم کرتے تھے اور ان کا یہ فرمانا (کیا تو نے ایک ہی دفعہ کہہ دی تھیں؟(اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق تین ہی ہوتی ہیں اور پھر مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا (تو نے جیسا کیا ویسا ہی ہو گیا) یعنی سو طلاق دینے پر تین واقع ہو گئیں۔

عبداللہ ابن مسعودؓ کا یہ قول جو سورج کی کرنوں کی طرح روشن ہے اس سے آنکھیں بند کر لینا ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے؟؟؟

دلیل نمبر۲۳

سیدنا ابو موسی اشعریؓ اور سیدنا عمران بن حصیںؓ بھی ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاق کے قائل وفاعل تھے اور فرماتے تھے کہ اس نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کی۔

(سنن الکبری ۷، ۳۳۲، مستدرک ۲، ٤٧٢)

دلیل نمبر۲۴

ایک شخص سیدنا عمرو بن العاصؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ ایک شخص نے ہمبستری سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں وہ کیا کرے تو اس پر امام عطا بن یسار نے کہا کہ کنواری کی تو ایک ہی طلاق ہوتی ہے تو سیدنا عبداللہ ابن عمرؓو نے ان سے فرمایا تو، تو قصہ گو ہے ایک طلاق سے کنواری جدا ہو جاتی ہے اور تین طلاق سے وہ حرام ہو جاتی ہے جب تک وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے۔

(موطا امام مالک ١٢٣٦، مسند شافعی ٣٦، طحاوی ٢، ٣٠)

دلیل نمبر۲۵

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب کہتے ہیں جو شخص اپنی بیوی سے کہے تو مجھ پر حرام ہے تو تین طلاق پڑ جاتی ہیں۔

(موطا امام مالک ١٢٠٠، استذکار ١١٢٠، مصنف عبدالرزاق ١١٣٨٠، مصنف ابن ابی شیبہ ١٨١٧٣، سعید بن منصور ١٦٩٤)

دلیل نمبر۲۶

سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ کہتے تھے کہ خلیہ اور بریہ ہر ایک میں تین طلاق پڑ جائیں گی۔

(موطا امام مالک ١٢٠١، مصنف عبدالرزاق ١١١٨٤، مصنف ابن ابی شیبہ ٩٥١٨١، سعید بن منصور ١٦٧٩، بہقی ١٩٥١٠، استذکار ١١٢١)

دلیل نمبر ۲۷

سیدنا عبد الرحمن بن عوفؓ نے بیماری کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق بتہ (تین طلاقیں) دیں۔

(موطا امام مالک ۱۲۳۸، مسند شافعی ۱۳۹۸، مصنف عبدالرزاق ۵۱۲۱۹، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۹۰۶۲، بہقی ۱۲۶۵۱، استذکار ۸۵۱۱)

دلیل نمبر ۲۸

امام ابو عبداللہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ بنی عدی کی ایک لونڈی جس کا نام زبرأ تھا ایک غالم کے نکاح میں تھی ام المومنین سیدہ حفضہؓ نے اس کو بلایا اور کہا میں تم سے ایک بات کہتی ہوں مگر یہ نہیں چاہتی کہ تو کچھ کر بیٹھے تجھے اختیار ہے جب تک تیرا خاوند تجھ سے ہمبستری نہ کرے اگر ہمبستری کرے گا پھر تجھے اختیار نہیں رہے گا زبرأ بول اٹھی اگر ایسا ہی ہے تو طلاق ہے پھر طلاق ہے پھر طلاق ہے تین بار ایسا کہہ کر اپنے خاوند سے جدا ہو گئی۔

(موطا امام مالک ۵۱۲۲، مصنف عبدالرزاق ۱۳۰۱۷، سنن الکبری ۱۴۲۸۶، مسند شافعی ۲۶۹، ۱۲۸۱)

دلیل نمبر ۲۹

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا میں نے اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دیا تھا اس نے خود سے طلاق دے دی آپ کیا فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا طلاق پڑ گئی تو وہ بوال ایسا نہ کہیں آپ، تو عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں نے کیا کیا، تو نے اپنے آپ کیا۔

(موطا امام مالک ۱۲۰۴، مصنف عبدالرزاق ۱۱۹۰۹، استذکار ۱۱۲۴)

دلیل نمبر ۳۰

سیدہ عأشہ صدیقہؓ غیر مدخولہ کی تین طلاقوں کو تین ہی شمار کرتی تھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۴۵۱۷۸)

دلیل نمبر ۳۱

سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ بھی غیر مدخولہ کی تین طلاق کو تین ہی شماد کرتے تھے۔

(تاریخ الکبیر ۱، ۲۰، ۲۱)

دلیل نمبر ۳۲

ایک شخص نے اپنی بیوی کو (سو ۱۰۰) طلاقیں دیں تو سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا کہ تین طلاق سے وہ اس پر حرام ہو گئی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۷۸۰۰، بہقی ۷، ۳۳٦)

دلیل نمبر ۳۳

سیدنا ابو ہریرہؓ بھی غیر مدخولہ کی تین طلاق کو تین ہی شمار کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۷۸٥٤)

ہدایت عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کسی انسان کے بس کی یہ بات نہیں کہ وہ لوگوں میں ہدایت تقسیم کرتا پھرے انسان صرف اور صرف تبلیغ و اشاعت کا حق رکھتا ہے اور علم کو حاصل کرنا اور اسے پھیلانا اہم فریضہ ہے مگر اسکے ساتھ ایک مبلغ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چایئے کہ پہلےخود قرآن و حدیث کو اس طرح سمجھے جس طرح ہمارے اسلاف نے سمجھا ہے اسکے بعد اسے حق ہے کہ وہ عوام تک علم کی اس روشنی کو پھیلائے۔

ایک مجلس کی تین طلاق تین یا ایک ؟ یہ اہم ترین مسئلہ ہے نہ کہ معمولی چونکہ راقم کو تقلید سے شدیدنفرت ہے اس لیئے تحقیق سے کام لیا گیا اور دونوں طرف کے دلائل کو اکھٹا کرنا شروع کیا اور کیا دیکھا کہ ایک مجلس کی تین طلاق کو تین کہنے والے اپنے پاس (روشن دلائل رکھتے ہیں) اور دوسری جانب دلائل سے دامن خالی نظر آتا ہے بلکہ یوں کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ (اس معاملہ میں ہمیں تقلید کی بو آئی)اب تک ہم نے آپ کے سامنے احادیث اور اقوال اصحاب النبی ﷺ کو پیش کیا آئیں اب آپ کے سامنے تابعین اور تبع تابعین کے اقوال کو پیش کرتے چلیں کیونکہ (اھلحدیث کا دوسرا نام اھل دلیل ہے)

دلیل نمبر ۳۴

امام عبدالرحمن قاسم بن محمد (متوفیٰ ۱۰۷ھ) سے روایت ہے ایک ثقفی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دیا اسکی بیوی نے اپنے آپ ایک طلاق دی یہ چپ رہا پھر اس کی بیوی نے دوسری طلاق دی اس کے شوہر نے کہا تیرے منہ میں پتھر، پھر اسکی بیوی نے تیسری طلاق دی، اسکے شوہر نے کہا تیرے منہ میں پتھر دونوں لڑتے ہوئے مروان بن حکم کے پاس آئے مروان بن حکم نے قسم لی اسکے شوہر سے کہ اس نے طلاق کا اختیار دیا تھا۔

(موطا امام مالک ۱۲۰۷، بہقی ۰٤۸٥۱)

مروان بن حکم کا اس شخص سے قسم لینا اس بات کی دلیل ہے کہ طلاق پڑ گئی۔

اس طرح ابو عبدالملک مروان بن حکم (متوفی ۵٦ھ) طلاق بتہ میں تین طلاق کا حکم کرتے تھے۔

(موطا امام مالک ۱۱۹۸)

دلیل نمبر ۳۵

امام محمد بن مسلم بن شہاب زہری (متوفی ۱۲٤) فرماتے تھے اگر مرد عورت سے کہے میں تجھ سے بری ہوا اور تو مجھ سے بری ہوئی تین طلاقیں پڑیں گی مثل بتہ کے۔

(موطا امام مالک ۱۲۰۳، مصنف عبدالرزاق ۱۱۱۸۷، مصنف ابن ابی شیبہ ۸۱٤۰، ۵۸۱٦، ۸۱۷۰)

دلیل نمبر ۳۶

امام جعفر بھی تین طلاق کو تین ہی تصور کرتے تھے۔

(سنن الکبری للبہقی، ۷، ۳٤۰)

دلیل نمبر ۳۷

امام سعید بن جبیر غیر مدخولہ کی تین طلاق کو تین شمار کرتے تھے۔

(سنن سعید بن منصور، جلد ۱، ۱۰۷۸)

دلیل نمبر ۳۸

امام ابرھیم نخی غیر مدخولہ کی تین طلاق کو تین ہی شمار کرتے تھے۔

(سنن سعید بن منصور ۱، ۵۲٦)

دلیل نمبر ۳۹

امام مالک بن انس بھی تین طلاق کو تین ہی شمار کرتے تھے۔

(موطا امام مالک مترجم، ۵۸۳)

دلیل نمبر ۴۰

امام شافعی بھی تین طلاق کو تین ہی تصور کرتے تھے۔

(کتاب الام ۵، ۵۱٦)

✿ علمأ کرام کے اقوال

دلیل نمبر ۴۱

حافظ ابن حزم اندلسی (متوفی ٤٥٦ھ) بھی اکھٹی تین طلاق پڑنے کے حق میں تھے۔

(المحلی۱۰، ۲۰۷)

دلیل نمبر ۴۲

حافظ ابن رشد (متوفی ٤٥٦ھ)فرماتے ہیں اکناف اور اطراف اور شہروں کے جمہور علماءفرماتے ہیں کہ ایک کلمہ سے دی گئی تین طلاقیں تین ہی ہوں گی۔

(بدایہ المجتہد ۲، ٦۰)

دلیل نمبر۴۳

علامہ نووی (متوفی ٦٧٦ھ)فرماتے ہیں کہ آئمہ اربعہ اور جمہور سلف و خلف کا یہ مذہب ہے کہ تین طلاقیں بیک وقت دینے سے تین پڑ جاتی ہیں۔

(شرح صحیح مسلم ۱، ٤٧٨)

دلیل نمبر۴۴

علامہ امیر یمانی محمد بن اسماعیل (متوفی ۱۱۸۲ھ) لکھتے ہیں اہل مذاہب اربعہ اس پر متفق ہیں کہ بیک وقت اکھٹی تین طلاقیں تین ہو جاتی ہیں۔

(سبالم السالم ۳، ۵۲۱)

دلیل نمبر۴۵

علامہ سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے کہا ہے کہ مقلدین آئمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے کہ تین طلاقیں دفعۃ دی جائیں تو تین ہی شمار ہوتی ہیں۔

(مسالک احنفأ ٦٥)

دلیل نمبر۴۶

قاضی شوکانی (متوفی ۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں کہ جمہور تابعین اور صحابہ کرام رضوان اللہ کی اکثریت اور آئمہ اربعہ اور مذاہب اربعہ اور اہل بیت کا ایک طائفہ جن میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں ان سب کا یہی مذہب ہے کہ بیک وقت تین طلاقیں دینے سے تین واقع ہو جاتی ہیں۔

(نیل الاوطار ٦، ٢٤٥)

ان تمام دلائل کے بعد مسئلہ ایک مجلس کی تین طلاق کو اجماع میں دیکھتے ہیں مگر پہلے اجماع کی تعریف اور شریعت میں اجماع کا مقام کیا ہے اس پر روشنی ڈالنا ضروری ہے۔

"اجماع" کے لفظی معنی اکھٹا ہونے کے، مل کربیٹھنے کے، اور علمی لحاظ سے کسی دینی مسئلہ پر(علماءحق صحیح العقیدہ اھل سنہ والجماعت)کے متفقہ فیصلے کا نام ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو شخص ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کرے اور مومنین کے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلے تو جدھر وہ پھرتا ہے ہم اسے اسی طرف پھیر دیتے ہیں اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ (سورۃ النساء ۱۱۵)

برھان الدین ابراھیم بن عمر الباقی (متوفی ۸۸۵ھ)کی تفسیر میں لکھا ہے اور یہ آیت اس کی دلیل ہے کہ اجماع حجت ہے۔

(نظم الدرر فی تناسب االآیات والسورج ۲، ۳۱۸)

اس آیت کی تفسیر میں ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح القرطبی (متوفی ٦٧١ھ) نے فرمایا "علماءنے فرمایا کہ اس میں اجماع کے قول کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

(تفسیر قرطبی الجامع االحکام القرآن ۵، ۳۸٦)

ابو اسحاق ابراھیم بن موسی بن محمد الشاطبی (متوفی ۷۹۰ھ) نے لکھا ہے کہ پھر عام علماءنے اس آیت سے یہ استدلال کیا کہ اجماع حجت ہے اور اس کا مخالف گناہ گار ہے۔

(الموافقات ٤، ٣٨ الفصل الرابع فی العموم والخصوص: المسالۃ الثالثہ، تحقیق مشہور حسن)

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ فرماتے ہیں اجماع کہ معنی یہ ہے کہ احکام میں کسی حکم پر مسلمانوں کے علماء جمع ہو جائیں اور جب کسی حکم پر امت کا اجماع ہو جائے تو کسی کے لیئے جائز نہیں کہ وہ علماء کے اجماع سے باہر نکل جائے کیونکہ امت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی لیکن بہت سے مسائل میں بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اجماع ہے حالنکہ ان میں اجماع نہیں ہوتا بلکہ دوسرا قول کتاب و سنت میں زیادہ راجح ہوتا ہے۔

(الفتاوی الکبری ١، ٤٨٤، مجموع فتوی ٢٠، ١٠)

اور ہمارے امام نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ میری امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

(مستدرک الحاکم ١، ١١٢ح ٣٣٩)

دوسری روایت میں ہے کہ میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہو گی لہذا تم جماعت (اجماع) کو لازم پکڑو کیونکہ یقینا اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ١٢، ٤٤٧ ح ١٣٦٢٣ و سند حسن لذاتہ وصحیح لغیرہ)

سیدنا عمرؓابن خطاب نے جلیل القدر تابعی امام شریح بن الحارث القاضی کی طرف لکھ کر بھیجا جب تمھارے پاس اللہ کی کتاب میں سے کوئی دلیل آئے تو اس کے مطابق فیصلہ کرو اور اسکے مقابلے میں لوگوں کی طرف التفات نہ کرنا۔ پھر اگر کتاب اللہ میں نہ ملے تو رسول ﷺ کی حدیث دیکھ کر اس کے مطابق فیصلہ کرنا۔ اور اگر کتاب اللہ اور رسول ﷺ کی سنت میں بھی نہ ملے تو پھر دیکھنا کہ کس بات پر لوگوں کا اجماع ہے پھر اسے لے لینا..........االآخر

(مصنف ابن ابی شیبہ ٧، ٢٤٠ ح ٢٢٨٩٠ و سند صحیح، المختارہ ٢٣٨ح ١٣٤)

سیدنا ابو مسعود عقبہ بن عمر والانصاریؒ نے ایک تابعی کو نصیت کرتے ہوئے فرمایا میں تمھیں اللہ کے تقوی اور جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اللہ تعالی محمد ﷺ کی امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔

(کتاب المعرفہ والتاریخ ٣، ٢٤٤، ٢٢٤٥)

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری کی کتاب صحیح البخاری میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ تین آدمیوں کو قتل کرنا جائز ہے قاتل ، شادی شدہ زانی ، اور جماعت کو چھوڑنے واالا۔ (رقم الحدیث ٦٨٧٨)

اس حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر العسقلانی نے کہا (جماعت کو چھوڑنے والا اجماع کے مفہوم میں داخل ہے۔
(فتح الباری ۲، ۲۰٤)

ان تمام برہان کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی کہ اجماع امت حجت ہے اور ہمارے احباب اہل حدیث باخوبی اس بات سے واقف ہیں یا یوں کہیں کہ ڈنکے کی چوٹ پر وہ اس بات کا اعلان و اقرار کرتے ہیں کہ اجماع امت حجت ہے توآئیں دیکھتے ہیں (کتب االاجماع) ایک مجلس کی تین طلاق کے بارے میں کیا کہتی ہیں۔

دلیل نمبر ٤٨

علامہ ابو البرکات عبدالسلام بن تیمیہ (متوفی ٦٢١ھ) فرماتے ہیں کہ ایک کلمہ سے دی گئی تین طلاقوں کے واقع ہونے پر اجماع ہے۔

(منتقی االخبار ۲۳۷ مع نیل االوطار ٦، ۲٤۳)

دلیل نمبر ٤۹

حافظ ابن قیم فرماتے ہیں تین طلاقوں کے واقع ہونے پر ابو بکر ابن العربی اور ابوبکر الرازی نے اجماع نقل کیا ہے امام احمد بن حنبل کے کالم کا ظاہر بھی اسی کو چاہتا ہے۔

(اغاثہ اللهھفهان ۱، ۳۲۳)

دلیل نمبر ۵۰

امام ابو بکر بن المنذر (متوفی ۳۱۸ھ) اپنی کتاب " کتاب الاجماع" میں فرماتے ہیں کہ اجماع ہے کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو تین سے زائد طلاقیں دیں تو صرف تین ہی حرمت کے لیئے کافی ہیں۔

(کتاب الاجماع ۳۹۹)

دلیل نمبر ۵۱

اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو پھر بغیر دوسرے شوہر کے پہلے شوہر کے لیئے وہ حلال نہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

(کتاب الاجماع لابن المنذر ۴۱۱)

تو قارئین کرام "ایک مجلس کی تین طلاق" کا مسئلہ اجماع سے بھی ثابت ہوا کہ بیک وقت دی گئی تین طلاق تین ہی ہوں گی نہ کہ ایک اور اسکے بعد بھی اگر کوئی شخص اجماع کے برعکس کوئی فیصلہ کرتا ہے اور پھر اس فیصلے پر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو اس کو بخاری شریف کی حدیث اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے فتوی پر بھی ایک نظر ڈالنی چاہیئےکہیں ایسا نہ ہو (کہ دلائل معلوم ہو جانے کے بعد آخرت میں پچتانا پڑے؟)

دلیل نمبر ۵۲

مشہور اہلحدیث عالم محدث شمس الحق عظیم آبادی (متوفی ۱۳۲۹ھ)کہتے ہیں کہ آئمہ اربعہ اور جمہور علماء اسلام کا یہی مذہب ہے کہ تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

(عون العبود ۲۲۹)

دلیل نمبر ۵۳

مشہور اہلحدیث عالم حافظ عبداللہ روپڑی بھی اسی کے قائل ہیں۔

(رسالہ ایک مجلس کی تین کی طلاقیں ضمیمہ تنظیم اہل حدیث، ص ۳،۴،۵)

دلیل نمبر ۵۴

اہلحدیث عالم مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی (متوفی ۱۳۸۱ھ) لکھتے ہیں کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں یہ مسلک صحابہ کرامؓ ، تابعین، وتبع تابعین، و آئمہ محدثین، متقدمین کا ہے ہی نہیں یہ مسلک (۷۰۰ سات سو) سال کے بعد کا ہے جو شیخ السلام ابن تیمیہ کے فتوی کے پابند ہیں اور ان کے معتقد ہیں یہ فتوی ابن تیمیہ نے ساتویں صدی کے آخر میں یا آٹھویں صدی کے شروع میں دیا تھا تو اس وقت کے علماء اسلام نے ان کی سخت مخالفت کی تھی متاخرین علماء اہلحدیث جو ابن تیمیہ کے متعقد ہیں اور اس مسئلے میں متفق ہیں وہ اسی کو محدثین کا مسلک بتاتے ہیں اور مشہور کردیا گیا کہ یہ مذہب محدثین کا ہے اوراس کے خلاف مذہب حنفیہ کا ہے اس لیئے ہمارے اصحاب فورا اس کو تسلیم کر لیتے ہیں اور اسکے خلاف کو رد کر دیتے ہیں حالانکہ یہ فتوی یا یہ مذہب (ایک مجلس کی تین طلاق) آٹھویں صدی ہجری میں وجود میں آیا۔

(فتاوی ثنائیہ جلد ۲، ۴۳ تا ٤٦)

دلیل نمبر ۵۵

اہلحدیث عالم محمد ابراہیم سیالکوٹی (متوفی ۵۱۳۷ھ) تین طلاق کے واقع ہونے کے قائل تھے۔

(اخبار اہلحدیث ۵۱ نومبر ۱۹۲۹)

✿ ان لوگوں کے دلائل کا جائزہ جو ایک مجلس کی 3 طلاق کو ایک کہتے ہیں

ایک مجلس کی تین طلاق کو تین کہنے والوں کے دلائل کو آپ نے پڑھا اب فریق ثانی (ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک) کہنے والوں کے دلائل کو محدثین و اسلاف کی عدالت میں رکھتے ہیں۔

دلیل نمبر ١

سیدنا رکانہؓ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم رجوع کر لو رکانہؓ نے کہا میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہے تم رجوع کر لو۔

(ابو داود ٢١٩٦، سنن الکبری للبہقی ٧، ٣٣٩ و سندہ ضعیف)

سند کی تحقیق... " بعض بنی ابی رافع" مجہول ہیں۔

بعض، بنی ابی رافع سے مراد فضل بن عبداللہ بن ابی رافع لیتے ہیں (تقریب ٤، ٣٩١) فضل بن عبداللہ بن ابی رافع مقبول ہے حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں متابعت کی صورت میں اسکی روایت قبول کی جائے گی ورنہ لین الحدیث کمزور راوی ہے۔

خلاصہ تحقیق یہ روایت ضعیف ہے

دلیل نمبر ٢

سیدنا رکانہؓ نے ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں تو آپ ﷺ نے اسے رجوع کا حکم دیا۔

(مسند احمد ١، ٥٢٦، ٢٣٨٧، سنن الکبری للبہقی ٧، ٣٣٩، مسند ابی یعلی ١، ٢٤٩٥ و سندہ ضعیف)

اسکی سند میں داود بن حصین ہے جو عکرمہ سے روایت کرتا ہے محدثین کا فرمانا ہے کہ یہ جب عکرمہ سے روایت کرے تو روایت منکر ہوتی ہے۔ امام ابو داود بھی فرماتے ہیں کہ داود بن حصین کی روایت عکرمہ سے منکر ہوتی ہے۔(میزان الاعتدال جلد ١، ٣١٧، التہذیب ٣، ١٨١، خلاصہ الخزرجی ١٩١٠)

حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کو محلول کہتے ہیں (تخلیص الحبیر ۳۱۹)

محدث جوزجانی کہتے ہیں کہ محدثین اس حدیث کو قابل تعریف نہیں سمجھتے تھے (تہذیب جلد ۳، ۱۸۱)

امام ذہبی اس روایت کو داود بن حصین کے مناکیرمیں شمار کرتے تھے (میزان الاعتدال جلد ۱، ۳۱۷)

حافظ ابن رشد نے بھی اس روایت پہ کلام کیا ہے (بدایہ المجتہد جلد ۲، ٦۱)

محدث عبداللہ روپڑی نے بھی اس روایت پر کلام کیا ہے (رسالہ ایک مجلس کی تین طلاقیں (ضمیمہ ١٦)

خلاصہ تحقیق یہ حدیث ضعیف ہے۔

اس روایت سے متعلق محدثین اور علماء کی آراء جاننے کے لیئے یہ تحریر پڑھیں۔

دلیل نمبر ۳

بعض علماء کرام نے لکھا ہے کہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتوی ہے کہ وہ تین طلاقوں کو ایک ہی تسلیم کرتے تھے۔

(ابو داود ۱، ۲۹۹، شرعی طلاق ۲۰، ایک مجلس کی

(تین طلاق اور ان کا شرعی حل ۲۰۵، دین الحق ۲، ٦٦٨)

امام ابو داود اس قول کو اپنی سنن میں تحت الحدیث ۲۱۹۷ میں اس سند کے ساتھ لے کر آئے ہیں۔ عن ابن عباسؓ.........الآخر

امام ابو داود (۲۰۲ھ) میں پیدا ہوئے (تاریخ المحدثین٤٨٤، تذکرہ الحفاظ ٥٦١)

امام حماد بن زید (۱۷۹ھ) میں فوت ہوئے (تذکرہ الحفاظ ۲۳۱)

لہذا اس قول کی سند منقطع ہے (اہلحدیث جن کا دوسرا نام اہل دلیل ہے) ان کو یہ بات زیبا نہیں دیتی وہ منقطع روایات کو دلیل بنائیں ۔

دلیل نمبر ۴

عطا بن ابی رباح کہتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ ابن عباسؓ تین طلاقوں کو ایک شمار کرتے تھے۔

(مصنف عبدالرزاق ١١٠٧٦ بحوالہ دین الحق ٢، ٦٦٩)

یہ خبر دینے والے کون تھے؟؟؟ مجھے خبر ملی---- ایک بزرگ نے کہا---- ایک دفعہ کا ذکر ہے---- ہم اپنے بھائیوں سے التجا کرتے ہیں اللہ کے لیئے اس طرح کے دلائل سے مسلک اھلحدیث کا وقار ختم نہ کریں اس طرح کی بچکانہ باتیں دیوبند کے تبلیغی نصاب میں بہت درج ہیں اگر آپ کی اس پیش کردہ سند کو حجت مان لیا جائے تو تبلیغی نصاب میں بے سند من گھڑت واقعات کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ تین طلاق کو ایک کہنے والوں کے پاس جتنے بھی اقوال ہیں مندرجہ بالا اقوال کی طرح بے سند، منقطع، ضعیف، ہیں جہاں تک عبداللہ ابن عباسؓ کا قول مسلم شریف میں درج ہے اس کے بارے میں محدثین اور ہمارے اسلاف کا کیا کہنا ہے وہ بھی ملاحظہ فرما لیں۔

دلیل نمبر ۵

سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا نبی کریم ﷺ، سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمرؓ ابن خطاب کے ایام خلافت کے ابتدائی دو سال میں تین طلاق ایک ہی ہوتی تھی سیدنا عمرؓ نے فرمایا لوگوں نے اس معاملے میں جلد بازی سے کام لیاحالانکہ ان کو سوچنے اور سمجھنے کا وقت حاصل تھا ہم کیوں نہ ان کو ان پر نافذ کر دیں تو سیدنا عمر فاروقؓ نے ان پر تین ہی نافذ کر دیں۔

(مسلم ١٤٧٢، مسند احمد ٢١٦، مستدرک ٢، ١٩٦، سنن الکبری البہقی ٧، ٣٣٦ و سند صحیح)

نمبر ١--- وہ کون سے محدث کرام ہیں جنھوں نے اس روایت سے یہ استدلال کیا ہو کہ (ایک مجلس کی تین طلاق ایک ہوتی ہے) ان کے نام بتائے جائیں۔

نمبر ٢--- یہ مرفوع بھی نہیں بلکہ سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ کا قول ہے۔

نمبر ٣--- سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ کی دوسری روایات اس قول کے خلاف ہیں اور مخالفت کی صورت میں ترجیح جمہور کو ہو گی اس لیئے امام بہقی فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے اس روایت کی تخریج نہیں کی محض اس لیئے کہ سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ کی جملہ احادیث اسکے خلاف ہیں۔

(سنن الکبری ٧، ٣٣٧)

اور امام بہقی فرماتے ہیں سعید بن جبیر ، عطابن ابی رباح ، مجاہد ، عکرمہ ، عمرو بن دینار ، مالک بن الحوریث ، محمد بن ایاس بن بکیر ، معاویہ بن عیاش االنصاری تمام ثقہ و مشہور راوی عبداللہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے تین طلاقوں کو تین ہی قرار دیا ہے۔

(سنن الکبری ٧، ٣٣٨)

حافظ ابن رشد نے بھی اسی طرح کہا ہے (بدایہ المجتہد ٢، ٦١)

امام بیہقی نے مزید فرمایا کہ امام شافعی فرماتے ہیں بعید نہیں کہ یہ روایت منسوخ ہو ورنہ کیسے ہو سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک حکم ان کو معلوم ہو پھر وہ دیدہ دانستہ اسکے خلاف عمل کرتے اور فتوی دیتے ہوں۔

(سنن الکبری ۷، ۳۳۸)

امام شافعی کا یہ قول نظرانداز کرنے کے قابل بھی نہیں کیونکہ پہلے تین طلاقیں دینے کے بعد بھی رجوع ہو سکتا تھا۔

عبداللہ ابن عباسؓ سے ہی روایت ہے کہ پہلے تین طلاق کے بعد رجوع ہو سکتا پھر جب " الطلاق مرتان " اتری تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

(ابوداود ۵۲۱۹، نسائی ۳۵۸٤، سنن الکبری للنسائی۵٤۸۷)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لوگ بے شمارطلاقوں کے مالک ہوا کرتے تھے ایک آدمی چاہتا تو اپنی بیوی کو (۱۰۰ سو) یا اس سے بھی زیادہ طلاقیں دے دیتا پھر جب " الطلاق مرتان" اتری تو لوگ سنبھل گئےاور نئے سرے سے طلاقوں کا خیال رکھنا شروع کیا۔

(ترمذی ۱۱۹۲)

نمبر ٤... حافظ ابن حزم فرماتے ہیں اس روایت میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اس چیز پہ دلالت کرتی ہو کہ نبی کریم ﷺ نے تین طلاقوں کو ایک کہا ہو اور نہ اس میں یہ چیز ہے کہ نبی کرم ﷺ کو اس کا علم ہو اور آپ ﷺنے اس کو برقرار رکھا اور حجت تو صرف اسی چیز میں ہے جو نبی کریم ﷺ نے فرمائی ہو یا کوئی کام کیا ہو یا آپ کو اس کا علم ہوا ہو اور آپ نے اس پر نکیر نہ فرمائی ہو۔

(المحلی ۱۰، ۲۰٦)

کسی چیز کا نبی ﷺ کے عہد مبارک میں اور عہد صدیقی میں ہونا اس بات کی طرف اشارہ نہیں کہ وہ کام آپ کے حکم اور اجازت سے ہوا ہو بعض کام ایسے بھی تھے جو آپ ﷺکے دور میں بھی ہوتے رہے مگر آپ ﷺ کو ان کی خبر نہ ہوئی۔

مثال سیدنا عمار بن یاسرؓ نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جنابت کے لیئے زمین پر پلٹے کھائے اور بعد میں نبی کریم ﷺکو اس بات کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے اس عمل کی تغلیط فرمائی اور صحیح تیمم کا طریقہ بتایا۔

(صحیح بخاری ۳۳۸، مسلم ۸۲۰)

سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ متعہ کے جواز کا فتوی دیتے تھے جس پر سیدنا عبداللہ ابن زبیرؓ شدید تنقید کرتے تھے۔

(صحیح مسلم ٣٤٣٢)

گو آخر میں سیدنا عبداللہؓ نے اس سے رجوع کر لیا تھا (صحیح ابی عوانہ ٣٢٨٤)

سیدنا عمرؓ فاروق حج تمتع سے منع فرماتے تھے تو سیدنا ابو موسی اشعری نے ان کا رد کیا۔

(مسلم ١٢٢٢)

اسی طرح سیدنا عثمانؓ بھی حج تمتع کا منع کرتے تھے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کا رد کیا

(صحیح مسلم ١٢٢٣)

اب جو حضرات سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ کے قول سے استدلال کرتے ہیں ان کا حج تمتع، متعہ اور تیمم کے بارے میں کیا خیال ہے؟؟؟؟؟؟ تو عرض کرنے کا مطلب ہے صرف دلیل سے بات نہیں بنتی جب تک دلیل روشن نہ ہو۔

دونوں طرف کے اقوال کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق تین ہی ہوتی ہیں صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین آئمہ محدثین کا یہی فیصلہ تھا اور اجماع بھی اسی پر ہوا کہ ایک مجلس کی تین طلاق تین ہی ہوتی ہیں۔ عبداللہ ابن عباسؓ کا یہ قول خبر واحد ہے اور دوسری طرف ان کے اپنے جملہ اقوال اور دیگر اصحابہ کرام عبداللہ ابن عباسؓ کے اس قول کے خلاف فتوی دیتے ہیں تین طلاق کو ایک کہنے والے ہمیں عبداللہ ابن عباسؓ کے قول کے علاوہ کسی اور صحابی رسول ﷺ سے یا خیر القرون کے دور میں سے کوئی ایک دلیل دے دیں اگر نہ دے سکیں تو پھر خبر واحد کو حجت نہ بنائیں کیونکہ بقول امام شافعی کہ اجماع خبر واحد سے بڑا ہے

(آداب الشافعی ومناقبہ البن ابی حاتم ١٨٨،١٧٧)

اس روایت سے متعلق محدثین کا فہم جاننے کے لیئے یہ تحریر پڑھیں۔

آخری گزارش ہمارے اس مضمون کا جواب اگر کوئی دینا چاہے تو ہماری ہر دلیل پر کلام کرے ہمارا مقصد صرف اور صرف آپ کی اصلاح ہےبحث و مباحثہ کا شوق اور مناظرانہ لہجہ رکھنے والے حضرات جواب دینے سے پرہیز کریں ہمارے دلائل اور ہمارے سوالات اہل علم کے لیئے قیامت کی صبح تک باقی رہیں گے جواب دینے والے جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں کیونکہ وقت طویل ہے۔

وما علینا الا البلاغ

تاریخ ٢٠١٤/٢/١